69558 - کفار کے تہوار والے دن تجارت کرنا اور دوکانیں کھولنے کا حکم

سوال

کیا عید اور تہوار کے روز تجارت کرنے اور دوکان کھولنے کی کوئی ممانعت ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مسلمان شخص کے لیے مسلمانوں کے تہوار (عید الفطر اور عید الاضحی) کے موقع پر اپنی دوکان اور سپر مارکیٹ کھولنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ایسی اشیاء فروخت نہ کرے جو بعض لوگوں کے لیے اللہ کی معصیت اور نافرمانی میں ممد و معاون ہوں.

دوم:

رہا مسئلہ ان تہواروں کے روز دوکانیں اور سپر مارکیٹ کھولنے کا حکم جو غیر مسلموں کے تہوار ہیں مثلا: کرسمس، اور یہود و نصاری یا بدھ مت یا دوسرے ہندو تہوار تو اس میں بھی دوکانیں کھولنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ان کے لیے کوئی ایسی چیز فروخت نہ کرے جس سے وہ اپنی اس معاصی اور نافرمانی والے کاموں میں معاونت حاصل کر سکیں، مثلا جھنڈیاں اور تصاویر اور تہنیتی کارڈ اور فانوس، اور پھول، اور رنگ برنگے انڈے، اور ہر وہ چیز جو اپنا تہوار منانے میں استعمال کرتے ہیں.

اور اسی طرح وہ مسلمانوں کے لیے کوئی ایسی چیز فروخت نہ کرے جس کے استعمال سے وہ ان تہواروں میں کفار کے ساتھ مشابہت میں ممد و معاون ہوں.

اس میں اصل اور دلیل یہ ہے کہ مسلمان شخص کو معصیت و نافرمانی کرنے اور اس کی معاونت کرنے کی بھی ممانعت ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور تم گناہ و ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا

تعاون مت كرو، اور اللہ تعالى سے ڈرتے رہو اس كا تقوى اختيار كرو يقينا اللہ تعالى شديد سزا دينے والا ہے المآئدة (2).

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور وہ كسى بھى مسلمان شخص كے ليے كوئى ايسى چيز فروخت نہ كرے جو مسلمان ان كے تہوار ميں ان كى مشابہت اختيار كرنے ميں ممد و معاون ثابت ہوتى ہے، چاہے وہ كھانا ہو يا لباس وغيرہ؛ كيونكہ اس ميں برائى اور منكر ميں معاونت ہوتى ہے " انتہى.

ديكھيں: اقتضاء الصراط المستقيم (2 / 520).

اور وہ كہتے ہيں:

" اور مسلمانوں كا انہيں (يعنى كفار كو) ان كے تہواروں كے موقع پر وہ اشياء فروخت كرنا جس سے وہ اپنے تہواروں ميں مدد و معاونت ليتے ہوں چاہے وہ كھانا ہو يا لباس يا خوشبو اور پھول وغيرہ، يا انہيں يہ اشياء بطور ہديہ دينا، يہ سب كچھ انہيں حرام تہوار منانے ميں ايك قسم كى معاونت ميں شمار ہوتا ہے "

اور ابن حبيب مالكى رحمہ اللہ نے ان كا يہ قول نقل كيا ہے كہ:

" كيا آپ ديكھتے نہيں كہ مسلمانوں كے ليے حلال نہيں كہ وہ نصارى كو كوئى بھى ايسى چيز فروخت كريں جو انہيں ان كے تہوار منانے ميں ممد و معاون ہو، نہ تو گوشت، اور نہ ہى سالن، اور نہ ہى لباس، اور نہ ہى انہيں كوئى سوارى عاريتا دى جائيگى، اور نہ ہى ان كے تہوار ميں ان كى كسى بھى قسم كى ممدد و معاونت كى جائيگى؛ كيونكہ يہ سب كچھ ان كے شرك كى تعظيم ميں شامل ہوتا ہے، اور ان كے كفر پر ان كى معاونت ہے، مسلمان حكمرانوں كى ايسے كام كرنے سے روكنا چاہيے. امام مالك وغيرہ كا بھى يہى قول ہے، اس ميں مجھے كسى بھى اختلاف كا علم نہيں "

ديكھيں: اقتضاء الصراط المستقيم (2 / 526) الفتاوى الكبرى (2 / 489) احكام اھل الذمۃ (3 / 1250).

اور شيخ الاسلام رحمہ اللہ كا يہ بھى قول ہے:

" اور اگر تو وہ اشياء جو يہ لوگ خريدتے ہيں ان سے حرام كرام كا ارتكاب كرتے ہيں، مثلا صليب، يا شعانين (عيسائيوں كا تہوار) يا معمودية (انجيل كے كلمات پڑھ كر بچے پر پانى كے چھنٹے مار كر عسائى بنانا) يا دھونى كے

لیے خوشبو، یا غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا، یا تصاویر وغیرہ، تو بلاشك و شبہ یہ حرام ہیں، مثلا انہیں شراب بنانے کے لیے جوس فروخت کرنا، یا ان کے لیے گرجا اور چرچ تعمیر کرنا.

اور رہا ان اشیاء کا مسئلہ جن سے وہ اپنے ان تہواروں میں کھانے پینے اور لباس میں معاونت حاصل کرتے ہوں، تو احمد وغیرہ کی اصول تو اس کی کراہت پر دلالت کرتی ہیں، لیکن یہ کراہت تحریمی ہے، جیسا کہ امام مالك کا مسلك ہے، یا کہ کراہت تنزیہی ؟

زیادہ شبہ تو یہی ہے کہ اس کے ہاں اس طرح کی دوسری اشیاء کی طرح یہ بھی کراہت تحریمی ہے، کیونکہ فساق اور شرابی قسم کے افراد کے لیے روٹی اور گوشت وغیرہ فروخت کرنی جائز نہیں جو اس کے ساتھ شراب نوش کرینگے، اور اس لیے بھی کہ یہ اعانت باطل دین کے اظہار کی متقاضی ہے، اور ان کے تہواروں اور اسے ظاہر کرنے میں لوگوں کا زیادہ جمع ہونا ہے، جو کہ کسی ایك معین شخص کی معاونت سے بھی بڑھ کر ہے "

دیکھیں: الاقتضاء الصراط المستقیم (2 / 552).

ابن حجر مکی رحمہ اللہ سے درج ذیل مسئلہ دریافت کیا گیا:

جس کافر کے متعلق علم ہو کہ وہ خوشبو اپنے بت کو لگاتا ہے اسے کستوری فروخت کرنے، اور جس کافر کے متعلق یہ علم ہو کہ وہ اسے ذبح کیے بغیر کھائیگا جانور فروخت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

ان کا جواب تھا:

" دونوں صورتوں میں ہی اسے فروخت کرنا حرام ہے، جیسا کہ ان (یعنی علماء) کے قول میں یہ بات شامل ہے کہ: جس کے متعلق بھی فروخت کرنے والے کو یہ علم ہو جائے کہ خریدار اس چیز کے ساتھ نافرمانی کا ارتکاب کریگا وہ چیز اسے فروخت کرنی حرام ہے، اور بت کو خوشبو لگانا اور ذبح کیے بغیر اس جانور کا قتل کرنا جسے ذبح کیا جاتا ہو یہ دونوں ہی نافرمانیاں اور عظیم معصیت ہیں، چاہے ان کی طرف بھی نسبت ہو، کیونکہ صحیح بات یہی ہے کہ کفار بھی مسلمانوں کی طرح ہی شریعت اسلامیہ کی فروعات پرعمل پیرا ہونے کے مخاطب ہیں، اس لیے کسی بھی ایسی چیز کو ان کے لیے فروخت کرنا جائز نہیں جو اس عظیم معصیت و نافرمانی میں ممد و معاون ثابت ہوتی ہو، اور یہاں علم ظن غالب ہے.

واللہ اعلم. انتہی.

ماخوذ از: الفتاوى الفقهية الكبرى (2 / 270).

حاصل يہ ہوا كہ: كفار كے تہواروں ميں مسلمانوں كے ليے اپنى دوكانيں اور سپر ماركيٹ دو شرطوں كے ساتھ كھولنى جائز ہيں:

پہلى شرط:

ان كفار كے ليے كوئى بھى وہ چيز فروخت نہ كى جائے جس سے وہ اپنا تہوار منانے ميں معاونت حاصل كريں، اور ا سے معصيت و نافرمانى ميں استعمال كريں.

دوسرى شرط:

مسلمانوں كو بھى وہ اشياء فروخت نہ كى جائيں جو ان تہواروں ميں كفار كے ساتھ مشابہت اختيار كرنے ميں ممد و معاون ہوں.

بلا شك و شبہ اس وقت ان تہواروں كے ليے كچھ مخصوص اور معلوم اشياء پائى جاتى ہے جو ان تہواروں ميں استعمال ہوتى ہيں: مثلا تہنيتى كارڈ، اور تصاوير، اور مجسمے اور صليب، اور بعض درخت، تو ان اشياء كى فروخت جائز نہيں، اور اصل ميں انہيں اپنى دوكان اور سپر ماركيٹ ميں داخل ہى نہيں كرنا چاہيے.

اور اس كے علاوہ باقى وہ اشياء جن كا استعمال ان تہواروں ميں بھى استعمال ہو سكتا ہے، دوكان والے اور سپر ماركيٹ كے مالك كو اس سے بچنے كى كوشش كرنى چاہيے، اور وہ جس كى حالت سے علم ہو جائے كہ وہ يہ اشياء حرام كام ميں استعمال كريگا، يا وہ اس تہوار كو منانے ميں استعمال كريگا، يا اس كے متعلق اس كا ظن غالب ہو كہ وہ ايسا ہى كريگا مثلا لباس، خوشبو، اور كھانے والى اشياء تو وہ اسے يہ اشياء فروخت نہ كرے.

واللہ اعلم .